S_1996_6_249_254

عدالت عظمیٰ رپوٹس 1996 ایس یو پی پی 6ایس سی آر

دیویندر

بنام۔

ریاست ہریانہ

13 ستمبر 1996

ایم۔کے۔مکھرجی اور ایس۔پی۔کردوکر، جسٹسز

تعزیرات ہند 1860-دفعہ 302:

ضابطہ فوجداری 1973، دفعہ 157-شک کے فائدے کے لیے حالات-جلد از جلد ملزم کے ناموں کا انکشاف نہ کرنا-مجسٹریٹ کو خصوصی رپورٹ بھیجنے میں تاخیر-ملزم آرمز ایکٹ، 1959-دفعہ 25، 27-ٹاڈا ایکٹ، دفعہ 6 کو شک کا فائدہ دیا جاسکتا ہے۔

26 جولائی 1986 کو صبح تقریبا 9 بجے اپیل کنندہ پر الزام لگایا گیا کہ اس نے دو چشم دید گواہوں کی موجودگی میں متاثرہ شخص کو چاقو سے دو وار کیے، ایک سینے کے بائیں جانب اور دوسرا پیٹ پر، جو زخمیوں کو ہسپتال لے گئے، جہاں ڈاکٹر نے ان کا معائنہ کیا، جنہوں نے تصدیق کی کہ داخل ہونے کے وقت متاثرہ شخص مکمل طور پر ہوش میں تھا۔میڈیکولیگل رپورٹ میں اس کے والد کا نام، پتہ، واقعہ اور ایک بیان تھا کہ اسے کس طرح چوٹیں آئیں۔اے ایس آئی نے دوپہر 2 بج کر 40 منٹ پر ہسپتال میں پی ڈبلیو 10 کا بیان ریکارڈ کیا اور اسے ایف آئی آر کے طور پر مانا گیا اور دفعہ 307 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔زخمی اگلے دن صبح تقریبا 1 بجے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دم توڑ گیا اور اس کی موت پر کیس کو آئی پی سی کی دفعہ 302 میں تبدیل کر دیا گیا اور اس کے بعد ہی مجسٹریٹ کو خصوصی رپورٹ بھیجی گئی۔ملزموں کے خلاف آئی پی سی کی دفعہ 302 اور آرمز ایکٹ 1959 کی دفعہ 25 اور 27 کے تحت، جسے ٹی اے ڈی اے کی دفعہ 6 کے ساتھ پڑھا جاتا ہے، غیر قانونی طور پر رکھنے اور اسپرنگ ایکٹیوڈ چاقو کے استعمال کے لیے الزامات طے کیے گئے۔نامزد عدالت نے چشم دید گواہوں کی گواہی پر بھروسہ کرتے ہوئے ملزم کو الزامات کا مجرم قرار دیا اور اسے مجرم قرار دیا، جس کے خلاف موجودہ اپیل اس عدالت میں دائر کی گئی۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد.1.1 اگرچہ بظاہر دونوں چشم دید گواہوں پر یقین نہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے، پھر بھی کچھ بنیادی حالات ہیں جن کی وجہ سے اپیل گزار کو معقول شک کا فائدہ دیا جاسکتا ہے۔(253-بی؛سی)

1.2 استغاثہ کے مطابق زخم لگنے کے بعد متاثرہ شخص کو فوری طور پر ہسپتال لے جایا گیا جہاں اس کا معائنہ کیا گیا اور ایک میڈیکولیگل رپورٹ تیار کی گئی جس میں والدین، پیشے جیسی تمام مادی تفصیلات اور حملہ آور کے نام کے علاوہ زخموں کے ہونے کے بارے میں تفصیل شامل تھی۔ ظاہر ہے کہ یہ مادی تفصیلات یا تو خود متاثرہ شخص نے یا موجود چشم دید گواہوں نے فراہم کی تھیں۔ معاملے کے اس نقطہ نظر میں، یہ توقع کی جاتی تھی کہ اگر اپیل کنندہ واقعی حملہ آور ہوتا تو اس کا نام سب یا ان میں سے کسی ایک کے ذریعے ظاہر کیا جاتا۔ قانونی طور پر یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جلد از جلد دستیاب موقع پر اپیل کنندہ کا نام ظاہر نہیں کیا گیا تھا۔ (253-سی-ای)

1.3. واقعے کے دن مجسٹریٹ کو مقدمہ درج کرنے کے حوالے سے کوئی خصوصی رپورٹ نہیں بھیجی گئی تھی اور اسے مجسٹریٹ کو تب ہی ارسال کیا گیا جب 27 جولائی 1986 کو متاثرہ کی موت کے نتیجے میں آئی پی سی کی دفعہ 302 کے تحت کیس کو ایک میں تبدیل کر دیا گیا اور مجسٹریٹ کے دفتر میں رات 10 بجے موصول ہوا۔ یہ واضح صورتحال اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ متاثرہ کی موت تک ایف آئی آر کو دن کی روشنی نظر نہیں آئی اور استغاثہ کا یہ بیان کہ 26 جولائی 1986 کو ایف آئی آر درج کی گئی تھی، درست نہیں ہے۔ (253-جی۔ایچ 254-اے)

فوجداری اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1987 کی فوجداری اپیل نمبر 446۔

1986 کے سیشن کیس نمبر 550 میں نامزد عدالت، روہتک، ہریانہ کے 26.7.86 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے محترمہ رجنی آنند (اے سی)۔

جواب دہندہ کے لیے پریم ملہوترا۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

ایم کے مکھرجی، جسٹس۔ اس اپیل میں چیلنج کا موضوع 30 مئی 1987 کا فیصلہ اور حکم ہے جو نامزد عدالت، روہتک نے 1986 کے سیشن کیس نمبر 550 اور آرمز ایکٹ کیس نمبر 551 کو نمٹاتے ہوئے دیا تھا۔ متنازعہ فیصلے اور حکم کے ذریعے عدالت نے اپیل کنندہ دیویندر@پپی کو آئی پی سی کی دفعہ 302 اور آرمز ایکٹ 1959 کی دفعہ 25 اور 27 کے ساتھ ساتھ دہشت گردی اور خلل ڈالنے والی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ 1985 (مختصر طور پر "ٹاڈا") کی دفعہ 6 کے تحت مجرم قرار دیا اور سزا سنائی۔

2. استغاثہ کے مقدمے کی تفصیلات اس طرح ہیں: (ا) رامپھال (متوفی) روہتک شہر کی جنتا

کالونی میں اپنی دکان اور رہائش گاہ سے سبزیاں فروخت کرتا تھا۔ 26 جولائی 1986 کو صبح 9 بجے یا اس کے قریب اپیل کنندہ اپنی دکان پر گیا اور قرض پر کچھ سبزیاں مانگی۔ رامپھال نے اپیل گزار کو بتایا کہ چونکہ اس نے اپنے پہلے کے واجبات ادا نہیں کیے ہیں اس لیے وہ اسے مزید واجب الادا نہیں کرے گا۔ چونکہ رامپھال کا اس طرح انکار دو دیگر، جگدیش (پی ڈبلیو 10) اور ستبیر سنگھ (پی ڈبلیو 11) کی موجودگی میں تھا، لہذا اپیل کنندہ نے توہین محسوس کی اور اسے ہنگامہ آرائی میں چھوڑ دیا گیا۔

(بی) اس کے تقریبا بیس منٹ بعد اپیل کنندہ چاقو لے کر واپس آیا اور کہا کہ وہ اسے (رامپھال) دوسروں کے سامنے اس کی توہین کرنے کا سبق سکھائے گا۔ رامپھال، جو اس وقت کھانا بنا رہا تھا، کھڑا ہوا اور فرار ہونے کی کوشش کی۔ تاہم وہ اپنی کوشش میں کامیاب نہیں ہو سکا کیونکہ اپیل کنندہ نے اسے چاقو سے دو وار کیے۔ ایک سینے کے بائیں طرف اور دوسرا پیٹ پر۔ جگدیش اور ستبیر سنگھ، جو اس وقت بھی وہاں موجود تھے، اور ایک امیش، جو اتفاق سے وہاں پہنچا تھا، نے حملے کا مشاہدہ کیا۔

(سی) جگدیش اور امیش پھر رامپھال کو رکشہ میں لے کر میڈیکل کالج ہسپتال، روہتک لے گئے جہاں پہلے ڈاکٹر سشیل کمار جین (پی ڈبلیو 5) نے اس کی جانچ کی، جانچ کے بعد ڈاکٹر جین نے میڈیکولیگل رپورٹ (سابق۔ پی ایس) اور ایک رکا (سابق۔ پی ڈی) ہسپتال سے منسلک پولیس چوکی پر جہاں کانسٹیبل منگل سنگھ (پی ڈبلیو 1) نے روزانہ کی ڈائری کی کتاب میں دوپہر 1 بج کر 45 منٹ پر اس کے حوالے سے اندراج کیا تھا۔ (سابق ۔ پی ای)۔

(ڈی) اس دوران، تاہم، عین مطابق اے۔ ایم۔ پر سٹی پولیس اسٹیشن، روہتک کو مذکورہ پولیس چوکی سے رامپھال کو زخموں کے ساتھ اسپتال میں داخل کرنے اور اس پیغام کو روزانہ کی ڈیری بک میں درج کرنے کے بارے میں ایک ٹیلی فونک پیغام موصول ہوا تھا (مثال کے طور پر: پی ایف)، اے ایس آئی تو تا رام (پی ڈبلیو 12) ہسپتال کے لیے روانہ ہو چکے تھے۔ وہاں پہنچ کر اس نے جگدیش کو موجود پایا اور اس کا بیان ریکارڈ کیا (سابق ۔ پی زیڈ) دوپہر 2.40 بجے جسے ایف آئی آر مانا گیا۔ مقدمہ درج کرنے کے لیے پولیس اسٹیشن کو بیان بھیجنے کے بعد، تو تا رام نے تفتیش شروع کی اور موقع پر چلا گیا۔ اس نے ایک کھردری سائٹ پلان تیار کیا اور جگدیش اور ستبیر کی موجودگی میں اس سے کچھ خون آلود مٹی کو ضبط کر لیا۔

(ای) رامپھال، جسے ہسپتال میں اندرونی مریض کے طور پر داخل کیا گیا تھا، اس کے زخموں کے لیے ڈاکٹر پردیپ کمار (پی ڈبلیو 7) نے اس کا آپریشن کیا لیکن اگلے دن یعنی 27 جولائی 1986 کو صبح 1 بجے اس نے دم توڑ دیا۔ اس معلومات کے موصول ہونے پر جو مقدمہ پہلے اپیل کنندہ کے خلاف دفعہ 307 آئی پی

سی کے تحت درج کیا گیا تھا اسے دفعہ 302 آئی پی سی اور ایک خصوصی رپورٹ (سابقہ) کے تحت ایک میں تبدیل کر دیا گیا۔ پی ایچ) کو مقامی مجسٹریٹ کے پاس بھیجا گیا، اے ایس آئی توتا رام پھر ہسپتال گیا اور رامپھال کی لاش کی تفتیش کرنے کے بعد اسے پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا جو ڈاکٹر ایم کے بشنوئی (پی ڈبلیو 9) نے کیا۔

(ایف) تفتیش کے دوران اپیل کنندہ کو 29 جولائی 1986 کو گرفتار کیا گیا تھا اور اس کی طرف سے 31 جولائی 1986 کو توتا رام کو دیے گئے بیان کے مطابق (سابق۔ پی ای ای) ہنومان پارک، روہتک کی جنوبی باؤنڈری وال کی طرف ایک ویران کوٹھا میں اینٹوں کے نیچے چھپا ہوا ایک اسپرنگ ایکٹیویٹ چاقو جگدیش (پی ڈبلیو 10) اور دیا چند کی موجودگی میں برآمد کیا گیا۔ چاقو کی بازیابی کے بعد اپیل کنندہ کے خلاف آرمز ایکٹ 1959 کے تحت ایک علیحدہ مقدمہ درج کیا گیا جسے ٹی اے ڈی اے کی دفعہ 6 کے ساتھ پڑھا گیا۔

(جی) جائے وقوع سے خون کے داغ والی مٹی برآمد ہوئی، رامپھال کی لاش سے قمیض نکالی گئی اور اپیل کنندہ کے بیان کے مطابق برآمد شدہ چاقو کو کیمیائی معائنے کے لیے فارنسک سائنس لیبارٹری (ایف ایس ایل) مدھوبن بھیجا گیا اور اس طرح کے معائنے پر ان تمام اشیا پر انسانی خون کا پتہ چلا۔ تفتیش مکمل ہونے پر اے ایس آئی توتا رام نے اپیل گزار کے خلاف دو الگ الگ چارج شیٹ جمع کروائیں۔ ایک دفعہ 26 جولائی 1986 کو رامپھال کے قتل کے لیے آئی پی سی کی دفعہ 302 کے تحت اور دوسری آرمز ایکٹ 1959 کی دفعہ 25 اور 27 کے تحت ٹی اے ڈی اے کی دفعہ 6 کے ساتھ غیر قانونی طور پر رکھنے اور اسپرنگ ایکٹیوٹڈ چاقو کے استعمال کے لیے۔

3. مذکورہ بالا چارج شیٹ سے پیدا ہونے والے دو مقدمات کو یکجا کیا گیا اور ایک ساتھ مقدمہ چلایا گیا اور مذکورہ بالا انداز میں متنازعہ فیصلے کے ذریعے نمٹا دیا گیا۔

4. اپیل کنندہ نے اپنے خلاف لگائے گئے الزامات میں قصوروار نہ ہونے کی استدعا کی اور اس کا دفاع یہ تھا کہ جگدیش اور رامپھال کے کہنے پر اسے اس معاملے میں جھوٹا پھنسایا گیا جیسا کہ اس نے رامپھال کے مبینہ قتل سے تین دن پہلے جگدیش اور امیش کے ساتھ شراب کے نشے میں اپنے محلے میں بدسلوکی پر جھگڑا کیا تھا۔

5. اپنے اپنے مقدمات کی حمایت میں استغاثہ نے بارہ گواہوں اور ایک دفاعی گواہ کی جانچ پڑتال کی۔

6. اپیل گزار کے خلاف لگائے گئے قتل کے الزام کو برقرار رکھنے کے لیے استغاثہ نے اپنا مقدمہ بنیادی طور پر جگدیش (پی ڈبلیو 10) اور ستبیر (پی ڈبلیو 11) کے آکولر ورژن پر رکھا۔ نامزد عدالت نے انہیں سب سے زیادہ ممکنہ اور فطری گواہ پایا اور جیسا کہ ان کے شواہد ڈاکٹروں کے شواہد، اپیل کنندہ کے بیان کے مطابق چاقو کی بازیابی، اور فارنسک سائنس لیبارٹری کی رپورٹ سے کافی حد تک تصدیق شدہ تھے۔ اپیل کنندہ کو اس کے خلاف لگائے گئے دونوں الزامات کا مجرم قرار دیا۔

7. ریکارڈ پر موجود تمام مواد کو احتیاط سے دیکھنے کے بعد، ہم متنازعہ فیصلے کو برقرار رکھنے سے قاصر ہیں۔ اگرچہ بظاہر دونوں چشم دید گواہوں پر یقین نہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے، لیکن کچھ بنیادی حالات ہیں جو ہمیں اپیل گزار کو معقول شک کا فائدہ دینے پر آمادہ کرتے ہیں۔ استغاثہ کے مقدمے کے مطابق اور جیسا کہ جگدیش کی گواہی کے مطابق حملے کے فوراً بعد رامپھال کو اس کے (جگدیش) اور امیش (جانچ نہیں کروائے گئے) کے ذریعے ہسپتال لے جایا گیا، جو حملے کے وقت موجود تھے۔ ڈاکٹر جین نے گواہی دی کہ داخل ہونے کے وقت رامپھال مکمل طور پر ہوش میں تھا اور اس کا بلڈ پریشر اور نبض معمول پر تھی۔ میڈیکولیگل رپورٹ سے (Ex. پی ایس) کہ ڈاکٹر نے رامپھال کی جانچ پڑتال کے بعد پولیس کو بھیجا ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اس کے نام کے علاوہ، والد کا نام رامپھال، اس کا پتہ، اس کا پیشہ اور اس کے بارے میں ایک بیان کہ چوٹیں کیسے آئیں۔ ظاہر ہے کہ یہ تمام تفصیلات رامپھال، اور/ یا جگدیش اور امیش نے فراہم کی تھیں، جو اس کے ساتھ تھے۔ اس تناظر میں یہ توقع کی جاتی تھی، اگر واقعی اپیل کنندہ حملہ آور تھا، تو زخموں کی وجہ پیش کرتے ہوئے ان میں سے سبھی یا کوئی بھی اس کا نام ظاہر کرے گا۔ لہذا، یہ جائز طور پر اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جلد از جلد دستیاب موقع پر اپیل کنندہ کا نام ظاہر نہیں کیا گیا تھا۔

8. تاہم، مدعا علیہ کی جانب سے پیش ہوئے مسٹر ملہوترا نے دعوی کیا کہ چونکہ جگدیش نے فوری طور پر ایف آئی آر درج کیا تھا اور اس میں حملہ آور کے طور پر اپیل کنندہ کا نام ذکر کیا گیا تھا، اس لیے ڈاکٹر کے سامنے اس کا نام ظاہر نہ کرنا، جو حملہ آور کا نام درج کرنے کی قانونی ذمہ داری کے تحت نہیں تھا، کوئی لمحہ نہیں تھا۔ اگر ایف آئی آر دوپہر 2 بج کر 40 منٹ پر (26 جولائی 1986 کو) درج کیا جاتا جیسا کہ اس میں اشارہ کیا گیا ہے تو ہم شاید مسٹر ملہوترا دلیل کو قبول کرنے کے لیے خود کو راضی کر لیتے لیکن ہمیں حیرت انگیز طور پر کافی معلوم ہوتا ہے کہ اس دن مقدمہ درج کرنے کے حوالے سے کوئی خصوصی رپورٹ مجسٹریٹ کو نہیں بھیجی گئی تھی۔ اور، درحقیقت، جیسا کہ ریکارڈ پر موجود شواہد سے واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ اسے مجسٹریٹ کو اس وقت بھیجا گیا جب کیس کو 27 جولائی 1986 کو رامپھال کی موت کے نتیجے میں آئی پی سی کی دفعہ 302 کے

تحت ایک میں تبدیل کر دیا گیا اور 10 بجے اس کے دفتر میں موصول ہوا۔ یہ واضح صورتحال ہمیں یہ کہنے پر مجبور کرتی ہے کہ ایف آئی آر نے رامپھال کی موت تک دن کی روشنی نہیں دیکھی تھی اور استغاثہ کا بیان کہ ایف آئی آر 26 جولائی 1986 کو درج کیا گیا تھا، درست نہیں ہے۔

9. مذکورہ بحث کے لیے عدالت سامنے پیش کردہ استغاثہ کا مقدمہ قبول نہیں کیا جا سکتا۔ لہذا ہم اس اپیل کی اجازت دیتے ہیں، اپیل کنندہ کے خلاف درج کی گئی سزا اور سزا کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور اسے بری کرتے ہیں۔ اپیل کنندہ، جو جیل میں ہے، کو فوری طور پر رہا کیا جائے جب تک کہ وہ کسی دوسرے معاملے کے سلسلے میں مطلوب نہ ہو۔

ایچ۔ کے۔

اپیل منظور کی جاتی ہے۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24